الرسالة التصوف

قیس بن
ڈاکٹر اظہر عطاری

SABIYA
VIRTUAL PUBLICATION

الرسالة التصوف

قیس بن

ڈاکٹر اظہر عطاری

SABIYA
VIRTUAL PUBLICATION

تفصیلات

نــــــــــــــــــــــــام:

الرسالۃ التصوف

ازقـــلــــــــــم:

قیس بن ڈاکٹر اظہر عطاری

سَنَہ اشـــــــاعت:

شوال ۱۴۴۴ھ

APRIL 2023

صـــفحات:

62

OUR DESIGNING PARTNER

PURE SUNNI GRAPHICS

PUBLISHER

SABIYA VIRTUAL PUBLICATION

SABIYA VIRTUAL PUBLICATION

AMO

POWERED BY ABDE MUSTAFA OFFICIAL

info@abdemustafa.com

© 2023 All Rights Reserved.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

Contents

ناشر کی طرف سے کچھ اہم باتیں 4

(دیباچہ) 6

تصوف کی قسمیں: 7

(ا)صوفی: 7

(۲)متصوف: 8

حکایت: 9

(تصوف کا بیان) 11

کلمہ تصوف: 11

تصوف کی تعریف: 11

تصوف کی بنیادی جبلتیں: 13

(قلب کا بیان) 16

قلب کی تعریف: 16

دل بادشاہ باقی اعضاء رعایا: 17

قسوتِ قلب: 18

قسوتِ قلب پر احادیث: 20

ایک اہم بات: 20

دل کس کی پناہ گاہ ہے: 21

کس کا دل نور سے پھرتا ہے: 22

دل کے متعلق اقوال بزرگان دین: 23

(نفس کا بیان) 25

نفس کی تعریف: 25

کردار نفس: 26

(۱)نفس مطمئنہ: 26

(۲)نفس لوامہ: 26

(۳)نفس امارہ: 27

نفس کی موافقت میں بندے کی ہلاکت: 27

نفس امارہ خطرناک دشمن ہے: 28

نفس دینی اخلاق کا کیسے عادی ہو: 30

نفس کا غلام: 32

نفس وشیطان سے جنگ: 33

مسئلہ سرِ نفس: 34

مشاہدہ کی حقیقت: 35

(مشاہدہ کا بیان) 35

مشاہدہ کی تعریف: 35

اہل مشاہدہ کی کتنی حالتیں ہیں؟: 36

مجاہدہ: 37

مراقبہ: 37

(محبت کا بیان) 38

محبت کی تعریف میں اقوال بزرگان دین: 38

حق تعالیٰ سے محبت رکھنے والے: 39

محبت کی قسمیں: 40

علاماتِ محبت: 40

کس سے محبت کی جائے: 40

محبت کی حقیقت: 42

محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم: 43

(نصائحِ قیس) 46

ہماری اردو کتابیں: 49

ناشر کی طرف سے کچھ اہم باتیں

مختلف ممالک سے کئی لکھنے والے ہمیں اپنا سرمایہ ارسال فرمارہے ہیں جنھیں ہم شائع کر رہے ہیں۔ ہم یہ بتانا ضروری سمجھتے ہیں کہ ہماری شائع کردہ کتابوں کے مندرجات کی ذمہ داری ہم اس حد تک لیتے ہیں کہ یہ سب اہل سنت و جماعت سے ہے اور یہ ظاہر بھی ہے کہ ہر لکھاری کا تعلق اہل سنت سے ہے۔ دوسری جانب اکابرین اہل سنت کی جو کتابیں شائع کی جارہی ہیں تو ان کے متعلق کچھ کہنے کی حاجت ہی نہیں۔

پھر بات آتی ہے لفظی اور املائی غلطیوں کی تو جو کتابیں "ٹیم عبد مصطفی آفیشل" کی پیشکش ہوتی ہیں ان کے لیے ہم ذمہ دار ہیں اور وہ کتابیں جو ہمیں مختلف ذرائع سے موصول ہوتی ہیں، ان میں اس طرح کی غلطیوں کے حوالے سے ہم بری ہیں کہ وہاں ہم ہر ہر لفظ کی چھان پھٹک نہیں کرتے اور ہمارا کردار بس ایک ناشر کا ہوتا ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ کئی کتابوں میں ایسی باتیں بھی ہوں کہ جن سے ہم اتفاق نہیں رکھتے۔ مثال کے طور پر کسی کتاب میں کوئی ایسی روایت بھی ہو سکتی ہے کہ تحقیق سے جس کا جھوٹا ہونا اب ثابت ہو چکا ہے لیکن اسے لکھنے والے نے عدم توجہ کی بنا پر نقل کر دیا یا کسی اور وجہ سے وہ کتاب میں آگئی جیسا کہ اہل علم پر مخفی نہیں کہ کئی وجوہات کی بنا پر ایسا ہوتا ہے۔ تو جیسا ہم نے عرض کیا کہ اگرچہ ہم اسے شائع کرتے ہیں لیکن اس سے یہ نہ سمجھا

جائے کہ ہم اس سے اتفاق بھی کرتے ہیں۔ایک مثال اور ہم اہل سنت کے مابین اختلافی مسائل کی پیش کرنا چاہتے ہیں کہ کئی مسائل ایسے ہیں جن میں علماے اہل سنت کا اختلاف ہے اور کسی ایک عمل کو کوئی حرام کہتا ہے تو دوسرا اس کے جواز کا قائل ہے۔ ایسے میں جب ہم ایک ناشر کا کردار ادا کر رہے ہیں تو دونوں کی کتابوں کو شائع کرنا ہمارا کام ہے لیکن ہمارا موقف کیا ہے، یہ ایک الگ بات ہے۔ ہم فریقین کی کتابوں کو اس بنیاد پر شائع کرسکتے ہیں کہ دونوں اہل سنت سے ہیں اور یہ اختلافات فروعی ہیں۔

اسی طرح ہم نے لفظی اور املائی غلطیوں کا ذکر کیا تھا جس میں تھوڑی تفصیل یہ بھی ملاحظہ فرمائیں کہ کئی الفاظ ایسے ہیں کہ جن کے تلفظ اور املا میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ اب یہاں بھی کچھ ایسی ہی صورت بنے گی کہ ہم اگرچہ کسی ایک طریقے کی صحت کے قائل ہوں لیکن اس کے خلاف بھی ہماری اشاعت میں موجود ہوگا۔اس فرق کو بیان کرنا ضروری تھا تاکہ قارئین میں سے کسی کو شبہ نہ رہے۔ٹیم عبد مصطفی آفیشل کی علمی، تحقیقی اور اصلاحی کتابیں اور رسالے کئی مراحل سے گزرنے کے بعد شائع ہوتے ہیں لیکن اس کے باوجود ان میں بھی ایسی غلطیوں کا پایا جانا ممکن ہے لہذا اگر آپ انھیں پائیں تو ہمیں ضرور بتائیں تاکہ اس کی تصحیح کی جاسکے۔

Sabiya Virtual Publication
Powered By Abde Mustafa Official

(دیباچہ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ادنیٰ غلام علم تصوف کے متعلق ایک مختصر رسالہ اپنے بھائیوں کی خدمت میں لے کر حاضر ہے، اس توقع کے ساتھ کہ آپ اسے دل سے قبول فرمائیں۔ ویسے تو علم تصوف پر بے شمار کتابیں لکھی جا چکی ہیں، پر ضرورت تھی کہ ایک مختصر سا رسالہ علم تصوف کے بارے میں لکھ دیا جائے تاکہ ہر خاص و عام علم تصوف سے واقف ہو جائے، دیکھئے تصوف صفا سے بنا ہے، اور تصوف میں سچا صوفی وہ ہوتا ہے جو اپنے دل کو اپنے مولیٰ کے ماسوا سے پاک کر لے اور یہ مقام رنگ برنگے کپڑے پہنے چہروں کے زرد کر لینے اور کندھوں کے جھکا لینے اور اولیاء کرام کے واقعات زبان پر سجا لینے اور تسبیح و تہلیل کے ساتھ انگلیوں کے متحرک کرنے سے حاصل نہیں ہوتا بلکہ یہ مقام مولیٰ تعالیٰ کو سچے دل سے طلب کرنے دنیا سے بے نیاز ہو جانے، مخلوق خدا کو دل سے نکال دینے اپنے مولیٰ کے ماسوا سے الگ تھلگ ہو جانے سے حاصل ہوتا ہے، اس رسالے میں آپ پڑھ سکیں گے تصوف، نفس، زھد محبت اور مشاہدہ کے بارے میں اللہ تعالی سے دعا ہے کہ میرے اس لکھنے کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ آمین

تصوف کی قسمیں:

حضرت سیدنا علی بن عثمان جلابی المعروف حضرت داتا گنج بخش ہجویری علیہ رحمۃ اللہ القوی اپنی شہرہ آفاق کتاب کشف المحجوب کے صفحہ نمبر ۶۹ پر تصوف کے ماننے والوں اور اس پر عمل کرنے والوں کی تین قسمیں لکھتے ہیں (۱) صوفی (۲) متصوف (۳)اور مستصوف

(۱)صوفی:

وہ ہے جو خود کو فنا کرکے حق کے ساتھ مل جائے اور خواہشات نفسانیہ کو مار کر حقیقت سے متّصل ہو جائے۔

جب صوفی بزرگ حضرت ذوالنون مصری رحمت اللہ علیہ سے صوفی کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: صوفی وہ ہے جسے جستجو تھکا نہ سکے اور محرومیت کی وجہ سے بے چین نہ ہو اور انھی کا قول یہ بھی ہے کہ صوفی ہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ عزوجل کو ہر چیز پر ترجیح دی ہوئی ہے تو لہذا اللہ تعالی بھی انہیں ہر چیز پر ترجیح دیتا ہے۔

کسی صوفی سے کسی نے پوچھا میں کن لوگوں کی صحبت میں رہوں تو کہا: صوفیوں کی صحبت میں رہو کیونکہ وہ تمہاری ہر بری بات کا بھی کوئی نہ کوئی عزر نکال لیں گے اور

کثرت اعمال کی ان کے پاس کوئی وقعت ہی نہیں کہ ان کی وجہ سے وہ تجھے کوئی مرتبہ دیں جس سے تمہارے اندر غرور پیدا ہو۔

(۲) متصوف:

وہ ہے جو ریاضت و مجاہدے کے ذریعے اس مقام کی طلب کریں اور وہ اس مقام کی طلب و حصول میں سچا ہو۔

اور محبوب سبحانی حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ اپنی مشہور زمانہ تصنیف "غنیۃ الطالبین" کے صفحہ نمبر ۱۱۷ پر متصوف کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ متصوف اس شخص کو کہتے ہیں جو صوفی بننے کے لئے مشقت اٹھائے اور محنت کے باعث صوفی کے درجے تک پہنچ جائے۔

بس جو شخص مشقت برداشت کرتا ہے، صوفیاء کا لباس پہنتا اور اسے اختیار کرتا ہے تو اسے متصوف کہتے ہیں جس طرح جو آدمی زہد اختیار کرتا ہے تو اسے "متزھد" کہتے ہیں۔

ایک متصوف چھ چیزوں اپنے نفس، خواہشات، شیطان، مخلوق خدا، دنیا اور آخرت سے بیزار ہو کر اپنے رب کی عبادت کرتا ہے اور ان چیزوں میں ہمیشہ شیطان کی مخالفت کرتا ہے اور ایک متصوف کے لیے دل کی صفائی سب سے زیادہ ضروری ہوتی ہیں آئے دل کی صفائی کے اوپر علامہ رومی کی ایک حکایت سنتے ہیں اور سبق

حاصل کرتے ہیں:

حکایت:

علامہ رومی لکھتے ہیں کہ ایک مقابلے میں چینی ماہرین نے کہا "کہ تعمیرات میں نقش و نگار کے ہم ماہر ہیں" تو رومی ماہرین نے کہا کہ ہم زیادہ شان و شوکت والا نقش بناتے ہیں۔ چینیوں کا دعوی تھا کہ "ہم زیادہ جادو قلم ہیں۔ نقاشی میں ہماری کوئی نظیر نہیں۔ اور رومی کہنے لگے ہاتھ کی صفائی میں کوئی ہمارا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ تو جب سلطان وقت نے دونوں کی بات سنی تو کہا چلو ان دونوں کا امتحان کر لیتے ہیں کہ کس کو فن نقاشی میں برتری حاصل ہے۔ پھر یہ فیصلہ ہو جائے گا کہ دعوے میں کون سچا ہے۔ چینیوں نے کہا بہت بہتر ہم خوب محنت کریں گے۔ اور رومیوں نے کہا ہم بھی اپنا کمال دکھانے میں اپنی جان لڑا دیں گے۔ اہل چین نے بادشاہ سے کہا: ہمیں ایک دیوار نقش و نگار بنانے کے لیے دی جائے اور اس کو پردے سے مخفی کر دیا جائے تاکہ اہل روم ہماری نقل نہ کر سکیں۔ اہل روم نے کہا کہ ٹھیک اسی دیوار کے سامنے والی دیوار ہمیں دی جائے تاکہ ہم اس پر اپنے فن کا مظاہرہ کریں۔ تو پھر دیواروں کے درمیان پردہ حائل کر کے دونوں طرف کے ماہرین کو کہا گیا کہ اپنے نے اپنے فن کا مظاہرہ کریں۔ چینیوں نے مختلف رنگ و روغن کی آمیزش سے دلفریب نقش و نگار بنانے شروع کر دیئے نقاشی کا ایسا بہترین اور بے نظیر کام کیا کہ وہ نقش و نگار والی دیوار پھولوں کا گلدستہ معلوم ہونے

لگی۔ اہل روم نے بھی پردے کے اندر مخفی کام شروع کیا۔ انہوں نے کوئی نقش و نگار نہ بنائے اور نہ ہی کسی دلفریب رنگ و روغن کا استعمال کیا۔ بلکہ دیوار کو میل کچیل سے صاف کرکے خوب صیقل اور صفائی کرتے رہے یہاں تک کہ پوری دیوار مثل آئینہ چمکنے لگی۔ اور چینی ماہر نقش و نگاری میں جاں فشانی کرتے رہے انہوں نے طرح طرح کے مناظر بنائے۔ بوقت امتحان اور مقابلہ جب درمیان سے پردہ ہٹایا گیا تو اہل چین کے تمام نقش و نگار کا عکس جب رومیوں کی صیقل شدہ دیوار پر پڑا تو چینیوں کے بنائے ہوئے سحر انگیز مناظر آئینہ میں اور خوبصورت نظر آنے لگے جب بادشاہ آیا اور اس نے پہلے ان نقوش کو دیکھا جو اہل چین نے بنائے تھے بادشاہ ان کے جوہر دیکھ کر بہت خوش ہوا۔ پھر وہ رومیوں کی کاریگری کی طرف متوجہ ہوا۔ صیقل شدہ دیوار میں دلفریب منظر دیکھ کر دنگ رہ گیا۔ رومیوں نے ایسا دلاویز منظر پیش کیا کیا آنکھیں اس کو دیکھ کر نہ ہوتیں تھیں۔ بادشاہ محوِ حیرت ہو گیا کہ بادشاہ نے وہاں۔ جو دیکھا تھا یہاں اس سے بہتر نظر آیا۔ حتیٰ کہ کمال حسن نقاشی کی کشش سے آنکھیں حلقۂ چشم سے نکل پڑتی تھیں۔

(تصوف کا بیان)

کلمہ تصوف:

کلمہ تصوف باب تفعل سے ہے جس کا خاصہ ہے کہ بہ تکلف فعل کا متقاضی ہو۔

تصوف کی تعریف:

تصوف کی تعریف میں بزرگان دین رحمہم اللہ المبین کے مختلف اقوال ہیں۔ بعض حضرات نے فرمایا ہے کہ تزکیہ نفس اور احسان کا نام تصوف ہے، بعض حضرات نے فرمایا ہے کہ تصوف وہ علم ہے جس کے ذریعے صفائی قلب اور علم معرفت حاصل ہو۔

اور حضرت سیدنا ابوالحسن نوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تصوف کے متعلق فرماتے ہیں کہ "التصوف ترك كل حظٍ للنفس "تصوف تمام نفسانی لذات و حظوظ سے باز رہنے کا نام ہے۔

اور حضرت سیدنا سمنون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ تصوف نام ہے اس چیز کا کہ نہ تو کسی چیز کا مالک اور نہ کوئی چیز تمہاری مالک ہو۔

اور حضرت سیدنا امام ابوالقاسم عبدالکریم بن ہوازن قشیری علیہ رحمۃ اللہ القوی اپنے مشہور و معروف کتاب "الرسالۃ القشیریۃ" میں فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا رویم بن احمد علیہ رحمۃ اللہ الصمد سے تصوف کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ رحمۃ اللہ

تعالی علیہ نے ارشاد فرمایا: تصوف یہ ہے کہ بندہ اپنے نفس کو اپنے رب کی مرضی پر چھوڑ دے کہ وہ جو چاہے اسے کام لے۔

حضرت سیدنا ابو نصر سراج طوسی نے اپنی کتاب "اللمع فی التصوف" میں لکھا ہے کہ جب عمرو بن عثمان مکی رحمتہ اللہ علیہ سے تصوف کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: تصوف یہ ہے کہ بندہ ہر لمحہ ایسے عمل میں مشغول ہو جو اس لمحے کے لئے زیادہ مناسب ہو۔

اور جب مشہور صوفی بزرگ حضرت سیدنا ابو محمد جریری رحمتہ اللہ علیہ سے تصوف کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے ارشاد فرمایا: تصوف نام ہے ہر قسم کے بلند اخلاق کے اندر داخل ہونے کا اور ہر قسم کے کمینے اخلاق سے باہر نکل جانے کا۔

اور جب جنید بغدادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی سے تصوف کے متعلق پوچھا گیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: "التصوف نعت اقیم العبد فیہ قیل نعت للعبد ام للحق فقال نعت الحق حقیقت ونعت العبد رسم" تصوف ایسی خوبی ہے جس میں بندے کو قائم کیا گیا۔ کسی نے پوچھا یہ حق کی صفت ہے یا بندے کے۔ آپ نے ارشاد فرمایا اس کی حقیقت حق کی صفت ہے اور اس کے ظاہری رسم وحالت بندے کی صفت ہے۔

تصوف کی بنیادی جبلتیں:

تصوف کے بنیادی جبلتوں کے متعلق بزرگان دین رحمہم اللہ المبین کے بے شمار اقبال منقول ہیں، کیونکہ ہر ایک نے اپنے مقام و مرتبہ اور حالت کے اعتبار سے تصوف کی جبلتیں بیان کی ہیں۔

چنانچہ ملک شام کے مشہور و معروف عالم دین فضیلۃ الشیخ علامہ محمود ناصر الحوت فرماتے ہیں کہ تصوف کی بنیادی خصوصیات و جبلتیں پانچ ہیں:

(۱) "تقوی اللہ فی السر والعلن" ظاہر اور باطن میں اللہ رب العزت سے ڈرنا۔

(۲) "اتباع سنۃ فی الأقوال والأفعال" قول اور فعل میں سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرنا۔

(۳) "الإعراض عن الخلق فی الإقبال والإدبار" تنگی اور کشادگی میں مخلوق سے اعراض کرنا۔

(۴) "الرضی عن اللہ فی القلیل والکثیر" تھوڑے اور زیادہ میں اللہ سے راضی رہنا۔

(۵) "والرجوع الی اللہ فی السراء والضراء" خوشی اور تکلیف میں اللہ کی طرف رجوع کرنا۔ یعنی اچھے اور برے وقت میں اللہ کی طرف لوٹنا۔

اور حضرت سیدنا علی بن عثمان جلابی المعروف حضور داتا گنج بخش ہجویری علیہ

رحمۃ اللہ القوی اپنی شہرہ آفاق کتاب کشف المحجوب کے صفحہ نمبر ۳۹ پر سید الطائفہ حضرت سیدنا جنید بغدادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی کا یہ قول نقل فرماتے ہیں کہ تصوف کی بنیادی خصوصیات و جبلتیں آٹھ ہیں: (۱) سخاوت (۲) رضا (۳) صبر (۴) اشارہ (۵) غربت (۶) گدڑی (لباس) (۷) سیاحت (۸) فقر۔

اور یہ آٹھ جبلتیں آٹھ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی سنت ہیں۔ چنانچہ،

(۱) سخاوت حضرت سیدنا ابراہیم علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت ہے۔ کیونکہ آپ نے راہ خدا میں اپنے جگر گوشہ کی قربانی دینے سے بھی گریز نہ کیا۔

(۲) رضا حضرت سیدنا اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت ہے۔ کیونکہ آپ نے اپنے رب کی رضا کے لیے اپنی جان عزیز کو بھی بارگاہ خداوندی میں پیش کر دیا۔

(۳) صبر حضرت سیدنا ایوب علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت ہے۔ کیونکہ آپ نے بے انتہا مصائب پر صبر کا دامن نہ چھوڑا اور اپنے رب کی آزمائش پر ثابت قدم رہے۔

(۴) اشارہ حضرت سیدنا زکریا علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ و السلام کی سنت ہے۔ کیونکہ رب تعالیٰ نے ان سے ارشاد فرمایا: الا تکلم الناس ثلاثۃ ایام الا رمزا، (پ ۳، ال عمران: ۴۱) ترجمہ: تین دن تو لوگوں سے بات نہ کرے مگر اشارے سے۔

اور ایک جگہ ارشاد فرمایا: " اذا نادی ربہ ندآء خفیا، (پ ۱۶، مریم : ۳)

ترجمہ: جب اس نے اپنے رب کو آہستہ پکارا۔

(۵) غربت حضرت سیدنا یحییٰ علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ و السلام کی سنت ہے۔ کہ انہوں نے اپنے وطن میں بھی مسافروں کی طرح زندگی بسر کی اور خاندان میں رہتے ہوئے بھی اپنوں سے بیگانہ رہے۔

(۶) گدڑی (صوفی کا لباس) حضرت سیدنا موسی علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ و السلام کی سنت ہے جنہوں نے سب سے پہلے پشمینی لباس زیب تن فرمایا۔

(۷) سیاحت حضرت سیدنا عیسی علیہ الصلوۃ والسلام کی سنت ہے جنہوں نے تنہا زندگی گزاری اور ایک پیالہ و کنگھی کے سوا کچھ بھی پاس نہ رکھا۔ بلکہ ایک مرتبہ کسی کو اپنے دونوں ہاتھوں کو ملا کر پانی پیتے دیکھا تو پیالہ بھی توڑ دیا اور جب کسی کو دیکھا کہ انگلیوں سے بالوں میں کنگھی کر رہا ہے تو کنگھی بھی توڑ دی۔

(۸) فقر محسن کائنات، فخر موجودات صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی سنت مبارکہ ہے کہ جنہیں روئے زمین کے تمام خزانوں کی کنجیاں عنایت فرمائی گئیں مگر آپ نے بارگاہ خداوندی میں عرض کی اے خدا! میری خواہش تو یہ ہے کہ ایک روز شکم سیر ہوں تو دو روز فاقہ کرو کروں۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

مالک کونین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں
دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم فقر میں بھی لوگوں کو عطا فرماتے تھے اور یتیموں کا سہارا بنتے تھے۔ چنانچہ حضرت سیدنا عبداللہ بن دینار رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے سنا، وہ ابو طالب کا یہ شعر گنگنا رہے تھے:

و ابیض یستسقی الغمام بوجھه
ثمال الیتامی عصمة للأرامل

ترجمہ: حضور گورے رنگ والے ہیں، آپ کے روئے زیبا کے وسیلے سے بارش کی دعا کی جاتی ہیں ہے، آپ یتیموں کے سہارا اور بیواؤں کو پناہ دینے والے ہیں۔ (احادیث صحیحین سے غیر مقلدین کا انحراف جلدا، صفحہ ۲۸۸)

(قلب کا بیان)

قلب کی تعریف:

قلب کی دو طرح سے تعریف کی جاتی ہے

(۱) قلب انسان کے اندر ایک عضلاتی اور پمپ کرنے والا عضو ہے۔ یہ سینے کے اندر واقع ہوتا ہے۔ یہ ایک سخت ریشہ نما حفاظتی تھیلے میں گھرا ہوتا ہے۔ جسے خلاف قلب کہتے ہیں۔ غلاف قلب اور دل کے درمیان ایک مائع بھرا ہوتا ہے جیسے پپری

کارڈیل فلوئیڈ کہتے ہیں۔ یہ مائع دل کو بیرونی جھٹکوں یا شاک سے محفوظ رکھتا ہے انسان کا دل بیرونی طور پر تکونی شکل کا ہوتا ہے۔ پر یہ تو ہے دل کی شکل و کیفیت کی وضاحت لیکن ہمارا مقصود یہ نہیں اس کا تعلق تو طبیبوں سے ہے اور اس میں کوئی دینی فائدہ بھی نہیں یہ دل تو جانوروں بلکہ مردوں میں بھی پایا جاتا ہے کیونکہ یہ محض ایک گوشت کا ٹکڑا ہے جس کی کوئی اہمیت ہی نہیں اور اس کا تعلق ظاہری دنیا سے ہے اسی وجہ سے نہ صرف انسان بلکہ جانور بھی اسے ظاہری آنکھ سے دیکھ سکتا ہے۔

(۲) قلب کی دوسری تعریف یہ ہے کہ: قلب یہ ایک روحانی، ربانی لطیفہ ہے، جس کا جسمانی دل سے تعلق ہے یہی لطیفہ ربانی انسان کی حقیقت ہے یہی انسان کو جانتا اور پہچانتا ہے اور جتنے بھی شریعت کے احکامات ہیں سب کا تعلق اسی سے ہے۔ تو اب قلب کے بیان میں ہم جہاں بھی دل کا نام لیں گے وہاں یہی روحانی ربانی لطیفہ مراد ہوگا۔

دل بادشاہ باقی اعضاء رعایا:

دل انسانی جسم کے اندر ایک بادشاہ کی مانند ہے جس کی اطاعت کی جاتی ہے جسم اور ظاہری اعضاء اور باطنی قوتیں سب دل کی سلطنت ہیں اس نکتے سے پتہ یہ چلتا ہے کہ تمام جسم کی اصلاح قلب کی اصلاح پر منحصر ہے۔ تو دل کی اصلاح کرنا بہت ضروری امر ہے۔ اور دل کی اصلاح کی طرف اشارہ کرتے ہوئے میرے آقا مدینے والے مصطفی

صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: " ان فی الجسد مضغۃ اذا اصلحت صلح الجسد کلہ و اذا افسدت فسد الجسد کلہ الا وھی القلب " انسان کے اندر گوشت کا ایک لوتھڑا ہے، اگر وہ درست ہو تو سارا جسم درست ہوتا ہے اور اگر وہ خراب ہو تو سارا جسم خراب ہوتا ہے، سن لو کہ وہ دل ہے۔

اور دل کی اصلاح کے اوپر صحیح مسلم میں بھی ایک حدیث پاک مذکور ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: " ان اللہ تعالی لا ینظر الی صورکم و ابشارکم و انما ینظر الی قلوبکم " یعنی اللہ تعالی تمہاری صرف ظاہری صورتوں اور کھالوں کو نہیں دیکھتا بلکہ وہ تمہارے دلوں کو بھی دیکھتا ہے۔

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ دل اللہ رب العزت کی نظر کا مقام ہے تو اس لیے ہمیں اپنے دل کو ہر طرح کی میل کچیل سے پاک و صاف رکھنا چاہیے۔

قسوتِ قلب:

دل کے سخت ہونے کی کئی وجوہات ہیں جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جب بندہ موت و آخرت کو یاد کرنا بند کر دیتا ہے تو اس کا دل سخت ہو جاتا ہے اور اسی طرح جب بندہ خدا کو یاد کرنا چھوڑ دیتا ہے تو بھی اس کا دل سخت ہو جاتا ہے جیسا کہ اللہ رب العزت قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے: "اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ فَوَيْلٌ لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ

مُّبِیۡنٍ (پ ۲۳، الزمر: ۲۲) ترجمہ کنزالایمان: توکیا وہ جس کا سینہ اللہ نے اسلام کے لئے کھول دیا تو وہ اپنے رب کی طرف سے نور پر ہے اس جیسا ہو جائے گا جو سنگ دل ہے تو خرابی ہے ان کی جن کے دل یادِ خدا کی طرف سے سخت ہو گئے ہیں وہ کھلی گمراہی میں ہیں۔

یعنی ان لوگوں کے لئے خرابی ہے جن کے پاس اللہ کا ذکر کیا جائے یا اس کی آیات کی تلاوت کی جائے تو پہلے سے زیادہ سکڑ جائیں ان کے دلوں کی سختی زیادہ ہو جائے، یہی لوگ جن کے دل سخت ہو گئے حق سے بہت دور کھلی گمراہی میں ہیں۔

اسی آیت کے تحت علامہ علی بن محمد خازن رحمۃ اللہ علیہ اپنی مشہور تصنیف تفسیر خازن میں فرماتے ہیں: نفس جب خبیث ہوتا ہے تو اسے حق قبول کرنے سے بہت دوری ہو جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر سننے سے اس کی سختی اور دل کا غبار بڑھتا ہے، جیسے سورج کی گرمی سے موم نرم ہوتا ہے اور نمک سخت ہوتا ہے ایسے ہی اللہ تعالیٰ کے ذکر سے مومنین کے دل نرم ہوتے ہیں اور کافروں کے دلوں کی سختی اور بڑھتی ہے۔

(خازن، الزمر، تحت الآیت: ۲۲، ۴/۵۳)

اس آیت سے ان لوگوں کو نصیحت پکڑنی چاہیے جن لوگوں نے اللہ رب العزت کے ذکر سے لوگوں کو روکنا اپنا پیشہ بنا لیا ہے، وہ صوفیوں کے ذکر کو بھی منع کرتے ہیں، نمازوں کے بعد اللہ کا ذکر کرنے والوں کو بھی روکتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ہدایت

عطافرمائے۔

قسوتِ قلب پراحادیث:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے، حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالی کے ذکر کے سوا زیادہ گفتگو نہ کیا کرو کیونکہ اللہ تعالی کے ذکر کے علاوہ زیادہ گفتگو دل کی سختی ہے، اور لوگوں میں اللہ تعالی سے زیادہ دور وہ ہوتا ہے جس کا دل سخت ہو۔ (ترمزی، کتاب الزہد، ۶۲باب ۴/۱۸۴، الحدیث: ۲۴۱۹)

حضرت سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چھ چیزیں عمل کو ضائع کر دیتی ہیں: (۱) مخلوق کے عیوب کی ٹوہ میں لگے رہنا (۲) دل کی سختی (۳) دنیا کی محبت (۴) حیا کی کمی (۵) لمبی لمبی امیدیں (۶) اور حد سے زیادہ ظلم۔ (کنزالعمال، کتاب المواعظ، الفصل السادس، الجزء :۱۶، ج۸، ص۳۶ا الحدیث: ۴۳۰۱۶)

رسول نذیر، سراج منیر، محبوب رب قدیر صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نصیحت نشان ہے: زیادہ مت ہنسو! کیونکہ زیادہ ہنسنا دل کو مردہ (یعنی سخت) کر دیتا ہے۔ (ابن ماجہ، ج۴، ص۴۶۵، الحدیث: ۴۱۹۳)

ایک اہم بات:

قسوتِ قلبی یعنی دل کا سخت ہو جانا نہایت ہی مہلک اور اعمال کو ضائع کرنے والا

مرض ہے نیز دل کا سخت ہونا بدبختی کی علامت ہے، اور اس کا علاج یہ ہے کہ ان چیزوں سے بچا جائے جو دل کے سخت ہونے کا سبب ہیں اور دل کے سخت ہونے کا جو سبب ہیں ان میں سب سے پہلا سبب پیٹ بھر کر کھانا ہے۔

چنانچہ حضرت سیدنا یحییٰ بن معاذ رازی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جو شخص پیٹ بھر کر کھانے کا عادی ہو جاتا ہے اس کے بدن پر گوشت بڑھ جاتا ہے اور جس کے بدن پر گوشت بڑھ جاتا ہے وہ شہوت پرست ہو جاتا ہے اور جو شہوت پرست ہو جاتا ہے اس کے گناہ بڑھ جاتے ہیں اور جس کے گناہ بڑھ جاتے ہیں اس کا دل سخت ہو جاتا ہے اور جس کا دل سخت ہو جاتا ہے وہ دنیا کی آفتوں اور رنگینیوں میں غرق ہو جاتا ہے۔

دل کی سختی کا سب سے بڑا علاج یہ ہے کہ موت و آخرت کو خوب یاد کیا جائے اللہ تعالی ہم سب کے دلوں کو نرم فرمائے۔ آمین

دل کس کی پناہ گاہ ہے:

تمام نبیوں کے سلطان، رحمت عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دل میں دو طرح کے خیالات آتے ایک فرشتے کی طرف سے ہوتا ہے اور بھلائی کا وعدہ ہے اور حق کی تصدیق ہے تو جو اسے پائے وہ جان لے کہ یہ اللہ رب العزت کی جانب سے ہے اللہ رب العزت کا شکر ادا کرے۔

اور دوسرا دشمن (شیطان) کی طرف سے ہوتا ہے اور وہ شر کا وعدہ حق کی تکذیب

اور خیر سے روکنا ہے تو جو اسے پائے وہ شیطان مردود سے اللہ رب العزت کی پناہ مانگے۔

اور حضرت سیدنا امام غزالی اپنی مشہور و معروف تصنیف احیاء العلوم کی تیسری جلد میں فرماتے ہیں: دل اصل فطرت کے اعتبار سے فرشتے اور شیطان کے اثرات قبول کرنے کی برابر برابر صلاحیت رکھتا ہے، کسی ایک کو دوسرے پر ترجیح حاصل نہیں، جانبین میں سے ایک کو دوسرے پر ترجیح صرف خواہشات میں انہماک اور ان کی پیروی یا ان سے بے رغبتی اور ان کی مخالفت کے سبب سے حاصل ہوتی ہے۔ لہذا جب انسان اپنے دل پر خواہشات کو مسلط کر لیتا ہے تو اس کا دل شیطان کی پناہ گاہ اور جائے اقامت بن جاتا ہے۔ اور جب انسان فرشتوں جیسی صفات کو اپنا لیتا ہے تو اس کا دل فرشتوں کے اترنے اور ٹھہرنے کی جگہ بن جاتا ہے۔

کس کا دل نور سے بھرتا ہے:

ہمارے پیارے آقا کا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "سبق المفردون" یعنی مفردون سبقت لے گئے عرض کی گئی "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مفردون کون لوگ ہیں؟" ارشاد فرمایا": اللہ عزوجل کا ذکر کثرت سے کرنے والے، ذکر الہی نے ان کے بوجھ ان سے دور کر دیئے اور قیامت کے دن وہ (بارگاہ خداوندی میں) ہلکے پھلکے حاضر ہونگے" پھر فرمایا: اللہ عزوجل ان کے اوصاف بیان کرتے ہوئے

ارشاد فرماتا ہے: میں ان کی طرف متوجہ ہوتا ہوں، کیا تم جانتے ہو میں کس کی طرف متوجہ ہوتا ہوں، کوئی جانتا ہے کہ میں انہیں کیا عطا کرنے والا ہوں؟ پھر ارشاد فرماتا ہے: سب سے پہلے میں انہیں اس نعمت سے نوازتا ہوں کہ ان کے دلوں کو نور سے بھر دیتا ہوں، پھر وہ میرے متعلق وہی کچھ کہتے ہیں جو انہیں میری طرف سے پہنچتا ہے۔ (نوادر الصول، الجزء الثانی، ص۱۱۵۷) (قوت القلوب، ۱/۲۷)

دل کے متعلق اقوال بزرگان دین:

(۱) حضرت سیدنا ابو سلیمان دارانی قدس سرہ النورانی فرماتے ہیں: دل اے گنبد نما گاڑے ہوئے خیمے کی طرح ہے جس کے دروازے بند ہیں تو جو دروازہ کھولا جائے اسی کے مطابق عمل کیا جاتا ہے۔

(۲) حضرت سیدنا حسن بصری علیہ الرحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: خیالات دو طرح کے ہوتے ہیں جو دل کے گرد گھومتے ہیں، ایک اللہ عزوجل کی جانب سے ہوتا ہے اور ایک شیطان کی طرف سے، اللہ عزوجل اس بندے پر رحم فرمائے جو خیالات پر غور کرے اگر وہ اللہ عزوجل کی طرف سے ہو تو اسے کر گزرے اور اگر شیطان کی طرف سے ہو تو اس کی مخالفت کرے۔

(۳) حضرت سیدنا جابر بن عبیدہ عدوی علیہ رحمتہ اللہ الولی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیدنا علاء بن زیاد علیہ رحمتہ اللہ الجواد سے اپنے دل میں پیدا ہونے والے

وسوسوں کی شکایت کی تو آپ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا: دل کی مثال اس گھر کی طرح ہیں جس کی طرف چوروں کا گزر ہوتا ہے اگر اس میں کچھ ہوتا ہے تو اسے لے جاتے ہیں ورنہ یوں ہی آگے بڑھ جاتے ہیں۔

(۴) حضرت سیدنا نا امام مجاہد علیہ رحمتہ اللہ الواحد اس آیت مبارکہ: مِنۡ شَرِّ الۡوَسۡوَاسِ الۡخَنَّاسِ(4) ترجمہ کنزالایمان : اس کے شر سے جو دل میں برے خطرے ڈالے اور دبک رہے۔ کی تفسیر میں فرماتے ہیں: شیطان دل پر قبضہ کئے رہتا ہے جب بندہ اللہ عزوجل کا ذکر کرتا ہے تو وہ دبک (یعنی پیچھے ہٹ کر چھپ) جاتا ہے اور وسوسہ ڈالنے سے رک جاتا ہے اور جب انسان غافل ہوجاتا ہے تو وہ دوبارہ اس کے دل پر غالب آجاتا ہے۔

(۵) حجت الاسلام حضرت سیدنا نا امام محمد غزالی علی علیہ رحمتہ اللہ الوالی فرماتے ہیں: راہ آخرت پر گامزن بزرگان دین رحمہم اللہ المبین کی عادت تھی کہ وہ ہمیشہ سالن نہیں کھاتے بلکہ وہ خواہشات نفس کی تکمیل سے بچتے تھے کیونکہ انسان اگر حسب خواہش لزیز چیزیں کھاتا رہے تو اس سے اس کے نفس میں اکڑ (یعنی غرور) اور دل میں سختی پیدا ہوتی ہے۔

(نفس کا بیان)

نفس کی تعریف:

ایک بات واضح رہے کہ نفس کے لغوی معنی ، وجودِ شئي اور حقیقت و ذات کے ہیں۔ لیکن لوگوں کی عادت اور ان کے استعمال میں اس کے معانی بہت ہیں جو ایک دوسرے کے بالکل خلاف بلکہ متضاد ہیں۔

چنانچہ ایک گروہ کے نزدیک نفس کے معنی روح ہیں،اور ایک گروہ کے نزدیک اس کے معنی مودت ہیں ، اور ایک گروہ کے نزدیک جس کے معنی جسم بدن کے ہیں، ایک دوسرے گروہ کے نزدیک اس کے معنی خون کے ہیں۔

اسی طرح نفس کے بے شمار معانی ہیں لیکن ہمارا مقصود وہ دو معنی ہیں جن کو حجۃ الاسلام امام محمد بن محمد غزالی شافی رحمۃ اللہ الکافی نے اپنی مشہور زمانہ کتاب " احیاء العلوم "کی تیسری جلد میں لکھے ہیں

(ا) نفس اسے کہتے ہیں جو انسان میں شہوت اور غصے کو ابھار تا ہے۔ صوفیاء کرام اس لفظ کو اکثر استعمال کرتے ہیں کیونکہ ان کے نزدیک نفس سے مراد انسان میں مضموم صفات جمع کرنے والی قوت ہے۔ اسی لئے صوفیاء کرام فرماتے ہیں کہ مجاہدہ نفس اور اس کے کاٹ ضروری ہے۔

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان عالیشان سے اسی طرف اشارہ ملتا ہے "تیرا سب سے بڑا دشمن تیرا نفس ہے جو تیرے دو پہلوؤں میں ہے"

(۲) دوسرا نفس کا معنی یہ ہے کہ یہ ایک روحانی ربانی لطیفہ ہے جس کا جسمانی دل سے تعلق ہے، یہی لطیفہ ربانی انسان کی حقیقت ہے یہی انسان کو جانتا اور پہچانتا ہے، خطاب، عذاب، عتاب اور احکامات کا تعلق اسی سے ہے۔

کردار نفس:

جب نفس خواہشات سے مقابلہ کرتا ہے اور اپنی خواہشات پر غلبہ حاصل کرتا ہے تو اس لحاظ سے نفس کی تین کردار ہوتے ہیں (۱) نفس مطمئنہ (۲) نفس لوامہ (۳) نفس امارہ۔

(۱) نفس مطمئنہ:

جب نفس خواہشات کا مقابلہ کرتے کرتے احکام الہی کا پابند ہوجاتا ہے اور اس کی بے قراری دور ہوجاتی ہے تو اسے نفس مطمئنہ کہا جاتا ہے۔ اسی کے متعلق اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے: "یٰۤاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَىٕنَّةُ (27) ارْجِعِیْۤ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً (28) (پ۳۰، الفجر: ۲۸،۲۷) ترجمہ کنزالایمان: اے اطمینان والی جان اپنے رب کی طرف واپس ہو یوں کہ تو اس سے راضی ہو وہ تجھ سے راضی۔

(۲) نفس لوامہ:

اور جب نفس کی بے قراری مکمل نہ ہو یعنی اسے خواہشات پر غلبہ حاصل نہ ہو لیکن خواہشات کی مخالفت مسلسل کرتا رہے ان سے مقابلہ کرتا رہے تو اس وقت اسے "نفس لوامہ" کہا جاتا ہے کیونکہ انسان جب عبادت الٰہی میں کوتاہی کرے تو یہ اسے ملامت کرتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے: وَ لَاۤ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ (2) (پ ۲۹، القیمۃ: ۲) ترجمہ کنزالایمان: اور اس جان کی قسم جو اپنے اوپر بہت ملامت کرے۔

(۳) نفس امارہ:

اگر یہ نفس اپنے اوپر ملامت کرنا چھوڑ دے اور خواہشات کی پیروی اور شیطانی باتوں کی اتباع کریں تو اسے "نفس امارہ" کہا جاتا ہے۔ اس کے متعلق اللہ تعالی حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام کا قول بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے: "وَ مَاۤ اُبَرِّئُ نَفْسِیْ ۚ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوْٓءِ (پ ۱۳، یوسف: ۵۳) ترجمہ کنزالایمان: اور میں اپنے نفس کو بے قصور نہیں بتاتا بے شک نفس تو برائی کا بڑا حکم دینے والا ہے۔

نفس کی موافقت میں بندے کی ہلاکت:

ایک بات ذہن میں رکھیں انسان کی حقیقت اور اس کی ذات یہی نفس (ربانی لطیفہ) ہے، کیونکہ یہ تمام عبادتوں کی جڑ اور مجاہدوں کی اصل ہے۔ اسی لیے نفس کے بغیر بندہ راہِ حق نہیں پا سکتا اس لئے کہ نفس کی موافقت میں بندے کی ہلاکت ہے اور

اس کی مخالفت میں بندے کی نجات ہے چونکہ کے حق تعالی نے اس کی مذمت فرمائی ہے جیسا کہ ارشاد فرمایا: " ونهى النفس عن الهوى فأن الجنة هي المأوى "ترجمہ: جس نے نفس کو خواہش سے روکا بیشک جنت اس کا مسکن ہے۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نفس کے متعلق ارشاد فرمایا" اذا اراد الله بعبد خيرا بصره بعيوب نفسه "ترجمہ: اللہ تعالی جب بندے سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے اسکے نفس کے عیوب دکھا دیتا ہے۔

اور احادیث میں مذکور ہے کہ اللہ تعالی نے حضرت داؤد علیہ السلام پر وحی نازل فرمائی:"يا داود عاد نفسك فان ودى في عداوتها"ترجمہ: اے داؤد تم اپنے نفس کو دشمن جانو کیونکہ میری محبت اس کی دشمنی میں ہے۔

اور ایک جگہ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "من عرف نفسہ فقد عرف ربہ "ترجمہ: جس نے اپنے نفس کو پہچان لیا تو اس نے اپنے رب کو پہچان لیا۔

نفس امارہ خطرناک دشمن ہے:

اے میرے ساتھیو! اس نفس امارہ کی شرارتوں سے بچنا بھی بہت ضروری امر ہے کیونکہ یہ نہایت خطرناک دشمن ہے اور اس کی آفات بھی بہت سخت ہیں اور اس نفس امارہ کا علاج بہت مشکل کام ہے، اس کی بیماری بہت نقصان دہ بیماری ہے اور اس کی دوا

سب دواؤں سے دشوار ہے۔

اس نفس امارا کا اتنا خطرناک اور مضر ہونا مختلف وجوہات سے ہے ایک تو یہ کہ یہ ایک ایسا دشمن ہے جو ہمارے اندر ہی چھپا بیٹھا ہے اور ہمیں اپنی شرارتوں سے نقصان پہنچا رہا ہے اس پر مجھے وہ شعر یاد آ رہے ہیں جو حجۃ الاسلام امام محمد بن محمد غزالی علیہ الرحمۃ اللہ الکافی نے اپنی کتاب "منہاج العابدین" میں لکھے ہیں:

نفسي الى ما ضرني داعي

تكثر اسقامي و اوجاعي

ترجمہ: نفس مجھے نقصان دہ کاموں کی طرف بلاتا ہے اور میری بیماریوں اور امراض کو زیادہ کرتا رہتا ہے

كيف احتيالي من عدوى اذا

كان عدوى بين اضلاعي

ترجمہ: اس دشمن سے بچنے کی کیا تدبیر ہو سکتی ہے جو دونوں پہلوؤں کے درمیان چھپا بیٹھا ہے۔

اور دوسری وجہ یہ ہے کہ نفس امارہ ایک ایسا دشمن ہے جو انسان کو محبوب بھی ہے اور جب انسان کو کسی سے محبت ہوتی ہے تو اس کے عیوب نظر ہی نہیں آتے بلکہ محبت کی وجہ سے محبوب کے عیوب سے اندھا رہتا ہے۔ ایک عربی شاعر نے زبردست کہا

ہے:

ولست ترى عيباً لذى الود والاخا
ولا بعض ما فيه اذا كنت راضيا

ترجمہ: جب تیری کسی سے دوستی اور اس سے بھائی چارہ ہوتا ہے اور تو اس سے راضی ہوتا ہے تو تجھے اس کا کوئی عیب نظر نہیں آتا۔

وعين الرضا عن كل عيب كليلة
ولكن عين السخط تبدى المساويا

ترجمہ: رضا اور پیار والی آنکھ ہر عیب سے اندھی ہوتی لیکن شمن آنکھ کو برائیاں ہی برائیاں دکھائی دیتی ہیں۔

اسی لئے جتنی بھی ذلت و خواری اور تباہی و گناہ اور آفت و مصیبت دنیا میں واقع ہوتی ہیں اور جو قیامت تک ہونگی سب اسی خطرناک دشمن نفس امارہ کے باعث ہیں۔ تو اے طالب حق بس اسی نقطے کو ذہن میں رکھ لے یہی تیرے لئے کافی ہے۔

نفس دینی اخلاق کا کیسے عادی ہو:

نفس دینی اخلاق کا اس وقت عادی ہوتا ہے جب نفس تمام اچھی عادات کا عادی بن جاتا ہے، برے کاموں کو چھوڑ دیتا، اچھے کاموں پر اہل شوق کی طرح پابندی اختیار کرتا اور اس سے لذت حاصل کرتا ہے نیز برے کاموں کو ناپسند جانتا اور ان سے

تکلیف محسوس کرتا ہے جیسا کہ پیارے مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے:"**وجعلت قرة عيني في الصلوة**"یعنی نماز میں میری آنکھوں کی ٹھنڈک رکھی گئی ہے (سنن نسائی، باب حب النساء ص ۶۴۴، الحدیث:۳۹۴۶) لہذا جب تک نفس عبادت الٰہی بجالانے اور ممنوعات کو چھوڑنے میں مشقت اور دشواری محسوس کرتا رہے گا تب تک نقصان باقی رہے گا اور سعادت مندی کا کمال حاصل نہیں ہو گا، البتہ مشقت اور دشواری کے احساس کے ساتھ نیک اعمال کی پابندی کرنا بہت ضرور ہے اور یہ بہتری نیک اعمال کو ترک کرنے کے مقابلے میں ہے، خوش دلی سے بجالانے کے مقابلے میں نہیں ۔ اسی لئے اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے :"**وانها لكبيرة الا على الخشعين**"(پ ا، البقرہ:۴۵) ترجمہ کنزالایمان: اور بیشک نماز ضرور بھاری ہے مگران پر جو دل سے میری طرف جھکتے ہیں۔

اس آیت کی تفسیر میں مفتی قاسم المدنی اپنی شہرہ آفاق کتاب صراط الجنان میں لکھتے ہیں: اس آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ گناہوں اور خواہشات سے بھرے ہوئے دلوں پر نماز بہت بوجھل ہوتی ہے اور عشق و محبت الٰہی سے لبریز اور خوف خدا سے جھکے ہوئے دلوں پر نماز بوجھ نہیں بلکہ نماز ان کے لیے لذت و سرور اور روحانی و قلبی معراج کا سبب بنتی ہے۔

اور ایک جگہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خوش دلی سے عبادت کرنے کی ترغیب دیتے

ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: "اعبد اللہ في الرضا فان لم تستطع ففي الصبر علی ما تکرہ خیر کثیر"
ترجمہ: خوش دلی کے ساتھ اللہ کی عبادت کرو اگر ایسا نہ کر سکو تو ناگوار بات پر صبر کرنے میں بہت بھلائی ہے۔(کنز العمال، کتاب الاخلاق، ۳/۳۰۳، الحدیث:۵۶۸)

نفس کا غلام:

اے وہ انسان! کہ جسے اس کے نفس امارہ نے اپنے خدا سے غافل کر رکھا ہے۔ تو کب تک اپنے آپ کو اس کتے نفس کے حوالے کئے رکھے گا۔ یاد رکھ اگر اسی طرح تو اس کی چالوں سے ناواقف رہا تو یہ تجھے مٹی میں خوب پامال کر دے گا، تجھے تیرے عیوب سے اندھا کر دے گا کیونکہ یہ نفس کتا بھی ہے اور سست بھی ہے اگر کوئی تیری جھوٹی تعریف بھی کر دے تو تیرا یہ نفس اس جھوٹی تعریف سے ہی خوش ہو جاتا ہے ایسے کتے نفس کے سدھرنے کی کیا توقع کی جا سکتی ہے جو جھوٹی تعریف میں ہی خوش رہے

یاد رکھ! اگر اسی طرح تو اس نفس کی خواہشات پوری کرتا رہا تو ایک دن اس کا غلام بن جائے گا۔ لہذا اس کا غلام بن جانا اچھی بات نہیں۔ کیونکہ نفس امارہ دوزخی آگ سے بھرا ہوتا ہے۔ کبھی اس نفس کی دوزخ میں شہوت کی آگ بھڑکی ہوئی ہوتی ہے۔ اور کبھی اس میں غرور و تکبر آجاتا ہے کیونکہ یہ نفس امارہ ہی تھا جس کی وجہ سے ابلیس کے اندر تکبر و حسد صادر ہوا۔ نفس امارہ ہی کی وجہ سے حضرت آدم و حوا علیہما

السلام سے لغزش ظہور پزیر ہوئی اس میں بھی چاہت نفس ہی تھی کہ شیطان نے ان سے قسم کھا کر کہا کہ دانہ کھا لینے کے بعد تمہیں ہمیشہ کے لئے جنت میں رہنا نصیب ہو جائے گا۔ دونوں بقائے حیات کو عزیز جانتے ہوئے پھسل گئے۔ یہ لغزش بھی نفس کی معاونت و شرکت سے واقع ہوئی اور پھر دونوں حضرات اس بنا پر اللہ تعالی کے جوار رحمت وقرب سے دور کر دیئے گئے، جنت الفردوس سے اس فانی حقیر اور ہلاکت میں ڈالنے والی دنیا کی طرف منتقل کر دیے گئے۔ ہابیل کا قتل بھی اسی نفس امارہ کی وجہ سے ہوا۔ ہاروت و ماروت بھی شہوت کے فتنے میں مبتلا ہوئے۔ یہ شہوت بھی اسی نفس امارہ کی وجہ سے تھی۔ اسی طرح قیامت تک جتنے بھی نقصان دہ واقعات ہوتے رہیں گے سب اسی نفس امارہ کی بدولت ہونگے۔ اے پیارے! اس خطرناک دشمن سے بچ جو کہ تیرے اندر ہی چھپا بیٹھا ہے اس نقطے پر غور کر یہی تیرے لئے کافی ہے۔

نفس و شیطان سے جنگ:

نفس و شیطان سے جنگ ایک باطنی بات ہے اور یہ جنگ دل اور ایمان کے ساتھ ہوتی ہے۔ بندہ جب نفس و شیطان سے جہاد کرتا ہے تو اللہ تعالی اس کی مدد بھی فرماتا ہے اور نفس و شیطان سے جنگ کرنا یہ جہاد اکبر کہلاتا ہے

جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک سے واپسی کے موقع پر فرمایا:

"رجعنا من الجهاد الاصغر الى الجهاد الاكبر"۔

اب ہم چھوٹے جہاد یعنی غزوے سے جہاد اکبر کی طرف لوٹ رہے ہیں۔

اور جہاد اکبر سے نبی اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد شیطان، نفس، اور خواہشات سے لڑنا ہے۔کیونکہ ان سے واسطہ ہمیشہ رہتا ہے ان کے ساتھ جہاد کی کوئی انتہا نہیں۔

اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے: واعبد ربک حتی یاتیک الیقین (پ ۱۴، الحجر ۹۹)

ترجمہ: اور موت آنے تک اپنے رب کی عبادت کرو۔ اس آیت میں یقین سے مراد موت اور اللہ تعالی کی ملاقات ہے اور نفس و شیطان کی مخالفت کا نام عبادت ہے تو اس سے پتا چلا کہ نفس و شیطان کی مخالفت باعث رحمت ہے۔ اللہ تعالی ہم سب کو نفس و شیطان کے ساتھ جہاد کرنے کی قوت عطا فرمائے۔ آمین

مسئلہ سرِ نفس:

سرِ نفس کے متعلق بزرگان دین نے اپنی حالت اور مقام کے اعتبار سے مختلف اقوال لکھے ہیں چنانچہ جس کا جیسا مقام و مرتبہ تھا اس نے ویسا ہی سرِ نفس کے بارے میں فرمایا

انہی بزرگان دین رحمہم اللہ المبین میں سے ایک صوفی بزرگ حضرت سہل بن عبداللہ رحمتہ اللہ علیہ بھی ہیں جب ان سے سر نفس کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ رحمتہ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: جس قدر بندہ اپنے نفس کو ایک زمین کے بعد دوسری زمین

میں دفن کئے جاتا ہے اسی قدر اس کا دل ایک آسمان سے دوسرے آسمان کی طرف بلند ہوئے جاتا ہے۔

چنانچہ جب بندہ اپنے نفس کو تحت الثریٰ میں دفن کر دیتا ہے تو اپنے دل کے ساتھ عرش تک جا پہنچتا ہے۔(اللمع فی التصوف ص ۳۲۳)

مشاہدہ کی حقیقت:

مشاہدے کی حقیقت کی دو صورتیں ہیں۔

ایک صحت یقین دوسری ایسا غلبہ محبت جس سے ایسا درجہ حاصل ہو جائے کہ مکمل طور پر دوست کی ہر بات میں وہی نظر آئے اور اس کے سوا کچھ نظر نہ آئے۔

ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ:"ما رأیت اللہ شیئا ورأیت اللہ فیہ"ترجمہ: میں نے خدا کے سوا کچھ نہ دیکھا ہر شے میں پہلے خدا کا جلوہ ہی نظر آتا ہے۔

(مشاہدہ کا بیان)

مشاہدہ کی تعریف:

مشاہدہ وہ حالت ہے جو رؤیت قلب اور رؤیت عیاں کے بین بین ہو۔

اور حضرت سیدنا عمرو بن عثمان مکی فرماتے ہیں: مشاہدہ سے مراد محاضرہ ہے اور محاضرہ کا مطلب ہے ایک دوسرے کے قریب ہونا جیسا کہ اللہ عزوجل نے ذکر کیا ہے:

وسألهم عن القرية التي حاضرة البحر - ترجمہ: ان سے ان بستی والوں کے متعلق پوچھو جو سمندر کے قریب رہتے تھے۔ یعنی اس آیت سے مراد ہے جو سمندر کے قریب اور وہاں موجود تھے۔

اہل مشاہدہ کی کتنی حالتیں ہیں؟:

اہل مشاہدہ کی تین حالتیں ہوتی ہیں۔

(۱) پہلی حالت چوٹوں کی ہے۔ یعنی مریدین کی اور یہ وہی حالت ہے جس کے متعلق ابوبکر واسطی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے فرمایا: کہ یہ لوگ اشیاء کو عبرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور پھر فکر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

(۲) مشاہدے کی دوسری حالت درمیانہ درجے کے لوگوں کی ہے اور یہ وہی ہے جس کی طرف ابوسعید خراز رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے اشارہ کیا ہے چنانچہ فرماتے ہیں: تمام مخلوق حق تعالیٰ کے قبضے اور ملکیت میں ہے لہذا جب بندے کو ان امور کا مشاہدہ حاصل ہوجاتا ہے جو اللہ اور بندے کے درمیان ہیں تو پھر بندے کے باطن اور وہم میں اللہ کے سوا کچھ نہیں رہتا۔

(۳) اور مشاہدے کی تیسری حالت وہ ہے جس کی طرف عمرو بن عثمان مکی رحمتہ اللہ علیہ نے کتاب المشاہدہ میں اشارہ کیا ہے فرماتے ہیں: عارفوں کے دلوں نے اللہ کا ایسا مشاہدہ کرلیا ہوتا ہے جس سے انہیں تقویت حاصل ہوتی ہے لہٰذا وہ اس چیز کے

ذریعے سے اللہ کا مشاہدہ کرتے ہیں اور اللہ کے ذریعے سے تمام کائنات کا۔

مجاہدہ:

مجاہدہ کی اصل اللہ تعالی کا ارشاد گرامی ہے : " والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا" ترجمہ: اور وہ لوگ جنہوں نے ہماری راہ میں جہاد کیا ضرور انہیں ہم اپنی راہیں دکھائیں گے۔

اور حضرت ابوعلی دقاق رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جو شخص اپنے ظاہر کو مجاہدہ سے مزین کرتا ہے اللہ تعالی اس کے باطن کو مشاہدہ کا حسن عطافرماتا ہے۔

اور پھر جو شخص شروع میں مجاہدہ نہیں کرتا یعنی مشقت نہیں اٹھاتا وہ طریقت کی بو بھی نہیں سونگ سکتا۔

مراقبہ:

مراقبہ کا مطلب ہے غور کرنا۔ مراقبہ لفظ رقیب سے نکلا ہے۔ رقیب اسمائے الہی سے ایک اسم ہے جس کا معنی نگہبان ہے۔

اصطلاحی معانی اس کا غور وفکر ہے۔

(محبت کا بیان)

محبت کی تعریف:- محبت کا ایک معنٰی یہ بیان کیا گیا ہے کہ محبت حبوب سے ماخوذ ہے جو حبہ کی جمع اور حبہ وہ دل ہے جو لطائف کا مقام اور ان کے قیام کی جگہ ہو اور محبت کا ایک معنی یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ محبت حباب سے ماخوذ ہے جس کے معنی پانی کے جوش کے ہیں اور شدید بارش میں پانی کے بلبلے جو اٹھتے ہیں۔ اسی لئے محبت نام رکھا گیا ہے۔

محبت کی تعریف میں اقوال بزرگان دین:

امام راغب اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "ارادة ما تراه او تظنه خيرا "-یعنی اس چیز کی خواہش کرنا کہ جسے تو اپنے لئے اچھا اور بہتر گمان کرتا ہے۔ (مفردات امام راغب)

حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: "سميت المحبة لانها تمحو من القلب ماسوى المحبوب" محبت اسی لئے نام رکھا گیا ہے کہ وہ دل سے محبوب کے ماسوا کو مٹا دیتا ہے۔ (کشف المحجوب صفحہ ۴۴۰)

امام راغب کے قول پر غور کریں تو ایک بات معلوم ہوتی ہے وہ یہ کہ اس میں " خواہش " کا لفظ جو کہ دراصل ہمارے دل کی ایک کیفیت کا نام ہے۔ کیونکہ جب دل کو

کوئی چیز اچھی لگتی ہے۔ تو وہ اس کے حصول کے لئے بے تابی کا اظہار کرتا ہے اور انسان سے بار بار اس کا مطالبہ کرتا ہے اور یہی مطالبہ "خواہش" کہلاتا ہے۔ پس نتیجہ یہ نکلا کہ دل کے کسی پسندیدہ شے کی جانب مائل ہو جانے کا نام محبت ہے۔

حق تعالیٰ سے محبت رکھنے والے:

پھر حق تعالی سے محبت رکھنے والے لوگ دو طرح کے ہیں۔

(۱) وہ جنہوں نے اپنے اوپر حق تعالیٰ کا انعام و احسان دیکھا اور اس کے دیکھنے کی وجہ سے حق تعالیٰ سے محبت کرنے کے متقاضی ہوئے

(۲) دوسرے وہ لوگ ہیں جو تمام احسانات و انعامات کو غلبہ محبت میں مقام حجاب تصور کرتے ہیں اور نعمتوں پر نظر کرنے کی بجائے ان کا طریق، نعمت دینے والے کی طرف ہوتا ہے، یہ مقام پہلے کے مقابلے میں بہت ارفع ہے۔

دیکھئے محبت کا مفہوم و معنی، تمام لوگوں کے درمیان معروف اور تمام زبانوں میں مشہور و مستعمل ہے۔ اور کوئی بھی صاحب عقل و فہم اس کی کیفیت کو اپنے اوپر چھپا نہیں سکتا۔

اور حضرت سمنون رحمۃ اللہ علیہ تو محبت میں خاص مذہب و مشرف رکھتے تھے۔ ان کا ارشاد ہے کہ محبت تو راہِ خدا کی بنیاد ہے اسی پر تمام احوال و مقامات اور منازل کی بنا ہے۔

محبت کی قسمیں:

محبت کی تین طرح سے تقسیم کی جاتی ہے۔

(۱) جنس کی محبت دوسرے ہم جنس کے ساتھ اور یہ محبت نفس پرستی کہلاتی ہے جیسے کسی مرد کا عورت سے محبت کرنا۔

(۲) دنیاوی منافع کی غرض سے محبت کرنا جیسے انسان کا اپنے کاروبار ومال وغیرہ سے محبت کرنا۔

(۳) ہمارا حق تعالیٰ انبیاء علیہم السّلام وصحابہ واہل بیت اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم و اولیائے کاملین واہل علم حضرات سے محبت کرنا۔

علاماتِ محبت:

حضرت سیدنا ذوالنون مصری علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں کہ "میں نے ساحل پر ایک نوجوان کو دیکھا، اس کا رنگ اڑا ہوا تھا جبکہ چہرے پر مقبولیت کے انوار اور محبت کے آثار دکھائی دے رہے تھے۔ میں نے سلام کیا تو اس نے احسن انداز میں سلام کا جواب دیا۔ میں نے پوچھا کہ "محبت کے علامت کیا ہے" جواب دیا کہ " دربدر کی ٹھوکریں کھانا، لوگوں میں رسوا ہونا، نیند نہ آنا اور بارگاہ الٰہی عزوجل سے دوری کا خوف رکھنا"۔

کس سے محبت کی جائے:

اگر ہم قرآن پاک کا مطالعہ کریں تو اس میں اللہ رب العزت نے کئی جگہ محبت کا ذکر کیا ہے چنانچہ فرمایا: فسوف یأتي اللہ بقوم یحبهم ویحبونه

ترجمہ: اللہ عنقریب ایسے لوگوں کو لے آئے گا جن سے وہ محبت کرتا ہے اور جو اس سے محبت کرتے ہیں۔

اور ایک جگہ ارشاد فرمایا: قل ان كنتم تحبون اللہ فاتبعوني يحببكم اللہ- ترجمہ: آپ انہیں کہہ دیں کہ اگر تمہیں اللہ کے ساتھ محبت ہے تو میری تابعداری کرو پھر اللہ بھی تم سے محبت کرنے لگے گا۔

اور ایک مقام پر فرمایا: وہ ان سے اس طرح محبت کرتے ہیں جس طرح اللہ سے کی جاتی ہے اور جو لوگ ایمان لے آئے ہیں اللہ پر ان کی محبت اور بھی زیادہ شدید ہوتی ہے۔

اگر ہم تینوں آیتوں پر غور کریں تو ہمیں معلوم ہو گا کہ پہلی آیت میں اللہ تعالی نے بندوں کی محبت سے پہلے اپنی محبت کا ذکر کیا ہے اور دوسری آیت میں اللہ سے ان کی محبت اور پھر ان سے اپنی محبت کا ذکر ہے اور تیسری آیت میں اس محبت کا ذکر کیا ہے جو بندوں کو اللہ سے ہے۔

جب اللہ تعالی نے ہمیں بے شمار انعام واکرام سے نوازہ ہے تو پھر ہمیں بھی بدلے میں اس سے محبت کرنی چاہئے۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی بھی ہے کہ: یہ بات دلوں کی فطرت میں ڈال دی گئی ہے کہ اس سے محبت کرتے ہیں جو ان سے نیک برتاؤ کرے اور اس سے بغض رکھتے ہیں جو ان سے برابر تاؤ کرے۔ اور حقیقی محبت کی نشانی بھی یہی ہے کہ اللہ سے سچی محبت اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری کی جائے۔ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت بھی کی جائے جیسا کہ کسی شاعر نے کہا ہے: "لو كان حبك صادقاً لأطعته . ان المحب لمن يحب مطيع"
ترجمہ: اگر تمہاری محبت سچی ہوتی تو تو اس کی اطاعت کرتا کیونکہ عاشق محبوب کا مطیع ہوتا ہے۔

الحاصل یہی ہے کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کی جائے کیونکہ ان چیزوں سے محبت کرنا جن کو ایک دن چھوڑ کر چلے جانا ہے بے وقوفی ہے اور ہلاکت کے سوا کچھ نہیں۔

محبت کی حقیقت:

محبت کی حقیقت یہ ہے کہ محب ہر وقت اپنے آپ کو محبوب کی یاد اور اس کی اطاعت میں مشغول رکھے اگر محب ایک لمحہ کے لئے بھی محبوب کی یاد سے غافل ہو جائے تو یہ ایک لمحہ محب اور محبوب کے درمیان دیوار بن جاتا ہے کیونکہ محبت کی حقیقت ہی یہی ہے کہ محب ہر وقت محبوب کا دیدار کرتا رہے

جیساکہ حضرت سیدنا ابوبکر وراق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: محبت کی حقیقت یہ ہے کہ محب ہر وقت محبوب کا دیدار کرتا رہے کیونکہ غیر میں مشغول ہونا محبت کے لئے حجاب ہے- محبت کی اصل کامل اتباع اور یقین ہے۔ یہی دو چیزیں ہیں جو انسان کو جنت میں پرہیزگاروں کے درجے میں پہنچادیتی ہیں۔

محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم:

جان ہے عشق مصطفی روز فزوں کرے خدا
جس کو ہو درد کا مزہ ناز دوا اٹھائے کیوں

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا مطلب یہ ہے کہ ان کی فرمابرداری کی جائے۔

اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال وافعال پر صحیح معنوں میں عمل پیرا ہوا جائے۔ جیساکہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالیشان بھی ہے: جس نے میری سنت کو زندہ کیا اس نے مجھ سے محبت کی اور وہ قیامت کے دن میرے ساتھ جنت میں ہوگا۔

اور محبت وہ شے ہے جس کی بدولت اطاعت میں لطف محسوس ہوتا ہے اور جب اس محبت میں محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم شامل ہوجائے تو پھر ایسا مزہ آتا ہے جو بیان سے باہر ہے۔

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالی ہے: اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم! کہہ دیجئے کہ اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میری پیروی کرو"- اور آقائے دو جہاں، تاجدار انبیاء، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایمان کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایمان یہ ہے کہ تمہیں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ محبوب ہوں۔

ایک اور موقع پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کسی کا ایمان اس وقت تک کامل نہیں ہو سکتا جب تک اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے تمہیں دوسروں کی نسبت زیادہ محبت نہ ہو۔

اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھتا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ پھر فقر کے لئے تیار رہو۔ اس شخص نے کہا کہ میں اللہ عزوجل سے محبت رکھتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ پھر مصیبت اور بلا کے لئے تیار رہو۔

اور ایک اعرابی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کب قائم ہو گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ کیا تم نے اس کے لئے کچھ تیاری کی ہے؟ اس نے عرض کی کہ یا رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ زیادہ نہیں اور نہ ہی نماز روزے کی پابندی کی ہے ہاں !مگر یہ ضرور ہے کہ میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھتا ہوں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پس آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت رکھتا ہوگا۔ پتا چلا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دینِ حق کی شرط اول ہے

محمد کی محبت دین حق کی شرط اول ہے
اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

ایک بات ذہن میں رکھیں کہ جو شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہے تو اس کی زندگی حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سانچے میں ڈھلتی ہوئی نظر آتی ہے۔ کوئی بھی مسئلہ درپیش ہو تو وہ سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور حدیث سے رجوع کرتا ہے۔

ویسے تو سرکار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر نور پر چودہ سو سال میں اتنا لکھا جا چکا ہے اور اس قدر عالی دماغ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان بیان کر چکے ہیں کہ اب میری کیا مجال ہے اور نہ ہی اوقات ہے کہ شان رسول صلی اللہ علیہ وسلم صحیح معنوں میں بیان کر سکوں۔ اور نہ ہی علمی قابلیت اتنی بلند ہے کہ شان رسول صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرنے کا حق ادا کر پاتا۔ پس حقیر نے ایک بہانہ کی صورت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کی امید میں اپنا حصہ ڈال دیا ہے۔ یہی کچھ آتا تھا سو یہی کچھ لکھ

دیا۔ جو بھی لکھا، جیسا بھی لکھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم قبول فرمائیں۔
کیونکہ غلام تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی ہوں۔

تمہارا ہوں تمہارا ہوں رہوں گا تم سے مانگوں گا
کروں کیوں غیر کے در پر جبیں خم یا رسول اللہ
میں سمجھوں گا حیات جاودانی مل گئی مجھ کو
جو نکلے آپ کے در پر میرا دم یا رسول اللہ

(نصائحِ قیس)

(۱) ہنسی آتی ہے مجھے ان لوگوں کو دیکھ کر جو فنا ہونے والی چیزوں میں سکون تلاش کرتے ہیں کیا انہیں نہیں پتا کہ اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے: الا بذکر اللہ تطمئن القلوب۔

(۲) آپ کیسے ہیں یہ آپ کے دوست پر منحصر کرتا ہے پر آپ کا دوست کیسا ہونا چاہئے یہ آپ پر منحصر ہے۔

(۳) اگر کوئی مجھ سے پوچھے کہ سب سے آسان اور سب سے زیادہ نفع بخش عبادت کونسی ہے تو میں اس سے کہوں گا خاموش رہنا۔

(۴) اچھا دیکھنے کی کوشش تو احمق لوگ کرتے ہیں کیونکہ عقل مند لوگ تو اچھا

دیکھنے نہیں بلکہ اچھا بننے کی کوشش کرتے ہیں۔

(۵) حقیقی دوست وہ ہوتا ہے جو تمہارے برے وقت میں بھی تمہارے ساتھ ڈٹ کر کھڑا رہے۔

(۶) سخاوت کرنے والا اگر فقیر بھی ہو تو لوگ اس کی عزت کرتے ہیں اور بخل کرنے والا اگر امیر بھی ہو تو وہ لوگوں کے دلوں میں عزت حاصل نہیں کر سکتا۔

(۷) اس شخص سے بڑا احمق کون ہے جو غصے میں آکر حماقت تو کر دیتا ہے لیکن بعد میں شرمندہ ہوتا ہے۔

(۸) آج کل کے دنیادار لوگ اپنے اندر نہیں جھانکتے اسی لیے عالموں پر انگلیاں اٹھاتے ہیں۔

(۹) اگر کسی انسان کو اللہ کے پاس عزت مال و دولت کی وجہ سے ملتی تو سب سے بڑا عزت والا شخص قارون ہوتا۔

(۱۰) عالموں کا علم انہیں دنیا و آخرت میں سربلند کرتا ہے لیکن جاہلوں کی جہالت انہیں دنیا و آخرت میں ذلیل کرتی ہے۔

(۱۱) اے برادرم! دنیا سے وفا کی امید نہ رکھنا بڑے بڑے قیصر و کسریٰ آئے اس نے کسی کے ساتھ وفا نہیں کی دنیا کا نام ہی دھوکہ ہے تو جس کا نام ہی دھوکہ ہو وہ تیرے ساتھ وفا کیسے کر سکتی ہے۔

(۱۲) آپ کا کردار آپ کے ساتھ رہنے والوں سے پتا چلتا ہے اس لئے ہمیشہ اچھے کردار والے ساتھی تلاش کرو۔

(۱۳) اے انسان! تو مخلوق سے دل کیوں لگاتا ہے جو کہ فنا ہونے والی ہے اگر دل لگانا ہی ہے تو اس ذات سے لگا جو کہ ہمیشہ باقی رہنے والی ہے اور وہ اللہ رب العزت کی ذات ہے۔

(۱۴) قال قیس:

ليس العلم النافع من صفة الغافل لأن الغافل لا ينظر إلى العلم الحقيقي والعلم الحقيقي هو العلم النافع

ہماری اردو کتابیں:

بہار تحریر (14 حصے)	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
اللہ تعالی کو اوپر والا یا اللہ میاں کہنا کیسا؟	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
اذان بلال اور سورج کا نکلنا	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
عشق مجازی (منتخب مضامین کا مجموعہ)	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
گانا بجانا بند کرو، تم مسلمان ہو!	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
شب معراج غوث پاک	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
شب معراج نعلین عرش پر	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
حضرت اویس قرنی کا ایک واقعہ	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
ڈاکٹر طاہر اور وقار ملت	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
مقرر کیسا ہو؟	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
غیر صحابہ میں ترضی	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
اختلاف اختلاف اختلاف	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
چند واقعات کربلا کا تحقیقی جائزہ	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
سیکس نالج (اسلام میں صحبت کے آداب)	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
حضرت ایوب علیہ السلام کے واقعے پر تحقیق	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
ایک عاشق کی کہانی علامہ ابن جوزی کی زبانی	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
آئیے نماز سیکھیں (پہلا حصہ)	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری

قیامت کے دن کس کے نام کے ساتھ پکارا جائے گا	از قلم عبد مصطفیٰ محمد صابر قادری
محرم میں نکاح	از قلم عبد مصطفیٰ محمد صابر قادری
روایتوں کی تحقیق (تین حصے)	از قلم عبد مصطفیٰ محمد صابر قادری
بریک اپ کے بعد کیا کریں؟	از قلم عبد مصطفیٰ محمد صابر قادری
ایک نکاح ایسا بھی	از قلم عبد مصطفیٰ محمد صابر قادری
کافر سے سود	از قلم عبد مصطفیٰ محمد صابر قادری
میں خان تو انصاری	از قلم عبد مصطفیٰ محمد صابر قادری
جرمانہ	از قلم عبد مصطفیٰ محمد صابر قادری
لا الہ الا اللہ، چشتی رسول اللہ؟	از قلم عبد مصطفیٰ محمد صابر قادری
سفر نامہ بلاد خمسہ	از قلم عبد مصطفیٰ محمد صابر قادری
منصور حلاج	از قلم عبد مصطفیٰ محمد صابر قادری
فرضی قبریں	از قلم عبد مصطفیٰ محمد صابر قادری
سنی کون؟ وہابی کون؟	از قلم عبد مصطفیٰ محمد صابر قادری
ہندستان دار الحرب یا دار الاسلام؟	از قلم عبد مصطفیٰ محمد صابر قادری
رَضا یا رِضا	از قلم عبد مصطفیٰ محمد صابر قادری
786/92	از قلم عبد مصطفیٰ محمد صابر قادری
فتنہ گوہر شاہی	از قلم عبد مصطفیٰ محمد صابر قادری
سلاسل میں بٹے ہوئے سنی کب ایک ہوں گے؟	از قلم عبد مصطفیٰ محمد صابر قادری

کلام عبید رضا	پیشکش عبد مصطفی آفیشل
تحریرات لقمان	از قلم علامہ قاری لقمان شاہد
بنت حوا (ایک سنجیدہ تحریر)	از قلم کنیز اختر
عورت کا جنازہ	از قلم جناب غزل صاحبہ
تحقیق عرفان فی تخریج شمول الاسلام	از قلم عرفان برکاتی
اصلاح معاشرہ (منتخب احادیث کی روشنی میں)	از قلم عرفان برکاتی
مسائل شریعت (جلد 1)	از قلم سید محمد سکندر وارثی
اے گروہ علما کہہ دو میں نہیں جانتا	از قلم مولانا حسن نوری گونڈوی
مقام صحابہ امام احمد بن حنبل کی نظر میں	از قلم علامہ و قار رضا القادری المدنی
مفتی اعظم ہند اپنے فضل و کمال کے آئینے میں	از قلم محمد ثقلین ترابی نوری
سفر نامہ عرب	از قلم مفتی خالد ایوب مصباحی شیرانی
من سب نبیا فاقتلوہ کی تحقیق	از قلم زبیر جمالوی
ڈاکٹر طاہر القادری کی 1700 تصانیف کی حقیقت	از قلم مفتی خالد ایوب مصباحی شیرانی
علم نور ہے	از قلم محمد شعیب جلالی عطاری
یہ بھی ضروری ہے	از قلم محمد حاشر عطاری
مومن ہو نہیں سکتا	از قلم فہیم جیلانی مصباحی
جہان حکمت	از قلم محمد سلیم رضوی
ماہ صفر کی تحقیق	از قلم مولانا محمد نیاز عطاری

فضائل و مناقب امام حسین	از قلم ڈاکٹر فیض احمد چشتی
شان صدیق اکبر بزبان محبوب اکبر	از قلم امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ
تحریرات بلال	از قلم مولانا محمد بلال ناصر
معارف اعلی حضرت	از قلم مولانا سید بلال رضا عطاری مدنی
نگارشات ہاشمی	از قلم مولانا محمد بلال احمد شاہ ہاشمی
ماہنامہ التحقیقات (ربیع الاول 1444ھ)	پیشکش دار التحقیقات انٹرنیشنل
امیر معاویہ پہلی تین صدیوں کے اسلاف کی نظر میں	از قلم مبشر تنویر نقشبندی
زر خانۂ اشرف	از قلم محمد منیر احمد اشرفی
حضرت خضر علیہ السلام۔ایک تحقیقی جائزہ	از قلم محمود اشرف عطاری مرادآبادی
ایمان افروز تحاریر	از قلم محمد ساجد مدنی
انبیا کا ذکر عبادت۔ایک حدیث کی تحقیق	از قلم اسعد عطاری مدنی
رشحات ابن حجر	از قلم فرحان خان قادری (ابن حجر)
تجلیات احسن (جلد 1)	از قلم محمد فہیم جیلانی احسن مصباحی
درس ادب	از قلم غلام معین الدین قادری
تحریرات شعیب (الحنفی البریلوی)	از قلم محمد شعیب عطاری جلالی
حق پرستی اور نفس پرستی	از قلم علامہ طارق انور مصباحی
خوان حکمت	از قلم محمد سلیم رضوی
صحابہ یا طلقاء؟	از قلم مبشر تنویر نقشبندی

روشن تحریریں	ازقلم ابوحاتم محمد عظیم
تحریرات ندیم	ازقلم ابن جاوید ابوادب محمد ندیم عطاری
امتحان میں کامیابی	ازقلم ابن شعبان چشتی
اہمیتِ مطالعہ	ازقلم دانیال سہیل عطاری
دعوت انصاف	ازقلم علامہ ارشد القادری رحمہ اللہ
حسام الحرمین کی صداقت کے صد سالہ اثرات	ازقلم محمد ساجد رضا قادری کٹیہاری
تحریرات ابن جمیل	ازقلم ابن جمیل محمد خلیل
ماہنامہ التحقیقات (ربیع الآخر 1444ھ)	پیشکش دار التحقیقات انٹرنیشنل
مسئلۂ استمداد	ازقلم حمد مبشر تنویر نقشبندی
حضرت امیر معاویہ اور مجدد الف ثانی	ازقلم محمد مبشر تنویر نقشبندی
میرے قلم دان سے	ازقلم احمد رضا مغل
عوامی باتیں (حصہ 1)	ازقلم فیصل بن منظور
تحقیقات اویسیہ (جلد 1)	ازقلم علامہ اویس رضوی عطاری
امیر المجاہدین کے آثار علمیہ	ازقلم محمد آصف اقبال مدنی عطاری
رافضیوں کا رد	ازقلم امام اہل سنت، اعلی حضرت رحمہ اللہ
چھوتی بیماریاں	ازقلم علامہ مفتی فیض احمد اویسی
فتاوی کرامات غوثیہ	ازقلم امام اہل سنت، اعلی حضرت رحمہ اللہ
غامدیت پر مکالمہ	ازقلم ابوعمر غلام مجتبی مدنی

خودکشی	از قلم علامہ مفتی فیض احمد اویسی
مقالاتِ بدر (جلد 1)	از قلم علامہ بدر القادری رحمہ اللہ
ماہنامہ التحقیقات (جمادی الاولی 1444ھ)	پیشکش دار التّحقیقات انٹرنیشنل
سردی کا موسم اور ہم	از قلم خالد تسنیم المدنی
ردناصر رامپوری	از قلم میثم عباس قادری رضوی
چشمۂ حکمت	از قلم محمد سلیم رضوی
کتابوں کے عاشق	از قلم محمد ساجد مدنی
عبدالسلام نامی علما و مشائخ	از قلم (مفتی) غلام سبحانی نازش مدنی
التعقبات بنام فرقۂ باطلہ کا تعاقب	از قلم شعیب عطاری جلالی
تحریر کی ضرورت و اہمیت	از قلم عمران رضا عطاری مدنی
دشمن صدیق و عمر	از قلم امام جلال الدین سیوطی
عرفان بخشش شرح حدائق بخشش	از قلم اعظمی مصباحی، ذیشان رضا امجدی
وسائل بخشش کا فکری و فنی جائزہ	از قلم شاعر عمران اشفاق
موسیقی فقہاے کرام کی عدالت میں	از قلم محمد بلال ناصر
ماہنامہ التحقیقات (جمادی الآخرہ 1444ھ)	پیشکش دار التّحقیقات انٹرنیشنل
مختصر مگر مفید	از قلم فیصل بن منظور
اللہ و رسول کے لیے لفظ عشق کا استعمال	از قلم جلال الدین احمد امجدی رضوی
شرح فقہ اکبر (سوالاً جواباً)	از قلم ابن شعبان چشتی

تلخیص نور المبین (سوالاً جواباً)	از قلم ابن شعبان چشتی
دینی تعلیم	از قلم علامہ سید شاہ تراب الحق قادری
سیرت صدیق اکبر	از قلم سید مفتی خادم حسین شاہ
فتاوی خادمیہ (جلد 1)	از قلم سید مفتی خادم حسین شاہ
ذکر اویس قرنی	از قلم ملا علی قاری حنفی
اذان سحر	از قلم خلیل احمد فیضانی
قرآن کریم اور گلہ بانی	از قلم ابوالفواد توحید احمد طرابلسی
سیرت مدار اعظم	از قلم علامہ مفتی فیض احمد اویسی
ایک گناہ سترہ گواہ	از قلم خالد تسنیم المدنی
بدعت اور ائمہ	از قلم حسان رضا راعینی
ایمان کی باتیں	از قلم محمد شاہ رخ قادری
بوقت رخصتی عمر عائشہ	از قلم ابو عمر غلام مجتبیٰ مدنی
مسائل صراط الجنان (5 حصے)	از قلم خالد تسنیم المدنی
اصطلاحات فقہ (باعتبار حروف تہجی)	از قلم: محمد ندیم عطاری مدنی
مقالات ادروی	از قلم محمد سلیم انصاری ادروی
روزوں کے مسائل	از قلم محمد اویس رضا عطاری رضوی
تعارف شرف ملت	از قلم ابوالابدال محمد رضوان طاہر فریدی
اہل باطل کا تحریری رد کیوں ضروری ہے؟	از قلم کبیر احمد شیخ

روزے کے متعلق عوامی غلط فہمیاں	از قلم محمد عبد السبحان عطاری مدنی
مسئلہ امکان کذب اور دیوبندیوں کی چالبازیاں	از قلم مشتاق احمد رضوی اورنگ آبادی
قرآنی سورتوں کا تعارف مع فضائل	از قلم غلام معین الدین قادری
اہل علم کے فضائل	از قلم اسامہ نعیم عطاری
ایمان افروز پچاس نصیحتیں	از قلم محمد شاہ رخ رضا قادری

AMO

SABIYA
VIRTUAL PUBLICATION

enikah

niiii

BOOKS r

PS graphics

DONATE

ABDE MUSTAFA OFFICIAL

Abde Mustafa Official is a team from Ahle Sunnat Wa Jama'at working since 2014 on the Aim to propagate Quraan and Sunnah through electronic and print media. We're working in various departments.

Blogging : We have a collection of Islamic articles on various topics. You can read hundreds of articles in multiple languages on our blog.

amo.news/blog

Sabiya Virtual Publication

This is our core department. We are publishing Islamic books in multiple languages. Have a look on our library **amo.news/books**

E Nikah Matrimonial Service

E Nikah Service is a Matrimonial Platform for Ahle Sunnat Wa Jama'at. If you're searching for a Sunni life partner then E Nikah is a right platform for you.

www.enikah.in

E Nikah Again Service

E Nikah Again Service is a movement to promote more than one marriage means a man can marry four women at once, By E Nikah Again Service, we want to promote this culture in our Muslim society.

Roman Books

Roman Books is our department for publishing Islamic literature in Roman Urdu Script which is very common on Social Media.

read more about us on **amo.news**

For futher inquiry: info@abdemustafa.com

SCAN HERE

PhonePe G Pay Paytm

9102520764

BANK DETAILS

Account Details :

Airtel Payments Bank

Account No.: 9102520764

(Sabir Ansari)

IFSC Code : AIRP0000001

or open this link | amo.news/donate

الرسالة
التصوف

A

Abde Mustafa Official is a team from Ahle Sunnat Wa Jama'at working since 2014 on the Aim to propagate Quraan and Sunnah through electronic and print media. We're working in various departments.

Blogging : We have a collection of Islamic articles on various topics. You can read hundreds of articles in multiple languages on our blog.

blog.abdemustafa.com

Sabiya Virtual Publication

This is our core department. We are publishing Islamic books in multiple languages. Have a look on our library **books.abdemustafa.com**

E Nikah Matrimonial Service

E Nikah Service is a Matrimonial Platform for Ahle Sunnat Wa Jama'at. If you're searching for a Sunni life partner then E Nikah is a right platform for you.**www.enikah.in**

E Nikah Again Service

E Nikah Again Service is a movement to promote more than one marriage means a man can marry four women at once, By E Nikah Again Service, we want to promote this culture in our Muslim society.

Roman Books

Roman Books is our department for publishing Islamic literature in Roman Urdu Script which is very common on Social Media.

read more about us on **www.abdemustafa.com**

For futher inquiry: info@abdemustafa.com

M O

AMO
ABDE MUSTAFA OFFICIAL

SABIYA
VIRTUAL PUBLICATION

ISBN (N/A)